نقش آغاز راشد الحق سمیع حقانی

امریکی جارحیت کا متوقع نشانہ بدقسمت عراق

عالم اسلام کے جسد بیمار کے اعضاء ایک ایک کر کے امریکی قصاب بیدردی سے کاٹ رہا ہے' لیکن پھر بھی اس کی شقاوت اور خونی پیاس بجھنے کا نام نہیں لے رہی اور اس کے داغدار آستین سے اب بھی مظلوم افغانیوں اور عرب مجاہدوں کا خونِ ناحق ٹپک رہا ہے اور اب اس عفریت کا نیا ہدف بیچارہ عراق ہے جس نے ایک طویل عرصے سے اقوام متحدہ کی ناروا پابندیوں کو بھی برداشت کیا اور اس کے نتیجے میں لاکھوں معصوم بچوں کی جانوں کی قربانی بھی پیش کی۔ لیکن اس کی سزا میں کمی پھر بھی نہ ہو سکی اور ایک بار پھر امریکہ نے اقوام متحدہ اور عراق دونوں پر دباؤ ڈال کر وہاں اسلحہ معائنہ کاروں کو بھجوایا ہے۔ یہ معائنہ کار عراق کا چپہ چپہ اور کونہ کونہ چھان رہے ہیں لیکن انہیں وہاں اب تک کوئی بھی کیمیکل یا ایٹمی ہتھیار وغیرہ نہیں ملا اور عراق نے بارہ ہزار صفحات پر مشتمل اسلحہ کا ریکارڈ بھی اقوام متحدہ کے سپرد کر دیا ہے۔ اور معائنہ کار بھی چیخ چیخ کر بتلا رہے ہیں کہ عراق کے پاس خطرناک قسم کے مہلک ہتھیار نہیں ہیں لیکن امریکہ خود اپنے ہی بھیجے ہوئے معائنہ کاروں کی بھی نہیں مان رہا اور بڑی ڈھٹائی سے عراق کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر چکا ہے۔ دنیا بھر اور خصوصاً امریکہ میں ان دنوں صدر بُش کو عراق پر جارحیت نہ کرنے کے حق میں کروڑوں انسان مظاہرے کر رہے ہیں اور دنیا بھر کا یہ مطالبہ ہے کہ تیل کے سوداگر حکمران خون کے بدلے تیل ہمیں فراہم نہ کریں لیکن بش شیطان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور اب صورتحال انتہائی نازک موڑ پر پہنچ گئی ہے۔ خلیج میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے بڑے بڑے تباہ کن اور ہر طرح کے جدید اسلحہ اور جنگی طیاروں سے لیس بحری بیڑے پہنچ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پڑوسی ''برادر اسلامی ممالک اور خصوصاً کویت اور قطر وغیرہ'' میں بھی امریکہ اپنے جنگی مراکز اور فوجیوں کو تیار کرنے کا حکم دے چکا ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق امریکہ اڑھائی لاکھ افواج کو عراق کے خلاف استعمال کرے گا اور امریکی جرنیل اور سینئر اعلیٰ حکومتی عہدیدار اس بات کا بھی کھلم کھلا بلا کسی خوف و شرم کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم ایٹمی ہتھیار بھی عراق کے خلاف استعمال کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

حالات و واقعات' امریکی انتظامیہ کے تیور اور ان کی تیاریوں سے یہ بات پوری طرح عیاں ہو چکی ہے کہ کسی بھی وقت عراقی مسلمانوں پر قہر و غضب اور امریکی جارحیت کی قیامت ٹوٹ سکتی ہے اور ہزاروں لاکھوں انسان آہن و بارود میں جھلسا کر دفن کر دیئے جائیں گے۔ اور جنگ کے بعد عراق کی بدقسمت سرزمین پر ایک ایسا مزار معرض

وجود میں آئے گا جس میں مدفون ہونے والوں کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہوسکتی ہے اور آخر میں اس پر عالم اسلام کی طرف سے بطور ہمدردی وتعزیت ایک اور نمائشی کتبہ آویزاں کردیا جائے گا۔ جیسا کہ افغانستان، بوسنیا، اور چیچنیا وغیرہ میں ہوا۔

شمع مزار تھی نہ کوئی سوگوار تھا ۔۔۔ تم جس پر رو رہے تھے یہ کس کا مزار تھا ؟

اب سوال یہ ہے کہ کیا عراق کو ''فتح'' کرنے کے بعد امریکہ کا ایجنڈا پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا؟ اور کیا اس کے اگلے نشانے عالم اسلام کے ممالک نہیں بنیں گے؟ اور کیا اس کی خونی پیاس ہمیشہ کے لئے بجھ جائے گی؟ تو اس مغالطہ میں اب کسی کو نہیں رہنا چاہیے۔ ہم واضح اور صاف طور پر یہ پیشنگوئی لکھ رہے ہیں کہ امریکہ کا اب اگلا ہدف پاکستان، ایران اور سعودی عرب وغیرہ ہوں گے۔ ان کا بھی یہی انجام ہوگا جیسا کہ افغانستان کا ہوا اور عراق کا ہونے والا ہے۔ سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگانے والے اور دہشت گردی کی جنگ میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کرنے والے ملک کا انجام اور اس کے ایٹمی اثاثے امریکہ کی ''دہشت گردی'' کے خلاف حالیہ جنگ کے اہم ترین نشانہ ہوں گے۔ اسے دوستی کا بھرپور ''صلہ'' دیا جائے گا۔ یہی طوطا چشم امریکہ کا وطیرہ رہا ہے اور اب بھی امریکہ میں رجسٹریشن کے نام سے پاکستانیوں کے ساتھ جنگی مجرموں جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔ ہم موجودہ امریکی حلیف حکمرانوں کو پاکستانیوں کے ساتھ اس ''عزت افزاء اور امتیازی'' سلوک پر انہیں ''مبارکباد'' پیش کرتے ہیں۔ الغرض یہ سارا تانا بانہ اسی مقصد کے لئے بُنا جارہا ہے کہ پاکستان اور عالم اسلام کے اہم ممالک ہمیشہ کے لئے ختم کردیئے جائیں۔

کل ہم نے افغانستان اور آج عراق کی بربادی کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ خاکم بدہن کل ہمارا بھی یہی حشر ہونے والا ہے۔ اگر ہم نے جرأت مندانہ موقف اختیار نہ کیا اور اپنی خارجہ پالیسی کا از سر نو جائزہ نہ لیا تو

ع ہماری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

بدقسمت عالم اسلام اب بھیڑوں کا ایک ایسا ریوڑ بن چکا ہے جس کو امریکی درندہ ایک ایک کرکے ہڑپ کررہا ہے اور سارے مسلمان ممالک اس ظلم پر خاموش ہیں۔ اے کاش! کہ اس ذلت، رسوائی، بیچارگی اور غلامی سے تو یہی بہتر تھا کہ ہم دوسرے درجہ کے انسانوں کے بجائے حقیقتاً بھیڑوں کے ریوڑ ہوتے۔ کم سے کم احساس زیاں اور ضمیر کی خلش کے بوجھ سے تو سبکسر ہوتے اور نہ ہماری بزدلی اور بے حمیتی کی مثال دنیا میں باقی رہتی اور نا ہی اس دھرتی پر اپنا کوئی نشان باقی رہتا۔

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا